Roznama Rashtriya Sahara/Lucknow/P-6/2022-11-08

روزنامہ راشٹریہ سہارا
ROZNAMA RASHTRIYA SAHARA

’جدید لسانیات اردو ادب کے حوالے سے‘ موضوع پر سمپوزیم کا انعقاد

علی گڑھ (پریس ریلیز)

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ لسانیات کے زیر اہتمام ساہتیہ اکادمی، نئی دہلی کے تعاون سے ’جدید لسانیات اردو ادب کے حوالے سے‘ موضوع پر منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم میں ماہرین لسانیات اور اردو اسکالروں نے اردو ادب اور اس کی نحوی ساخت وصوتیاتی خصوصیات پر تبادلہ خیال کیا۔ کلیدی خطبہ دیتے ہوئے پروفیسر خواجہ اکرام الدین (جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی) نے ادب کا مطالعہ کرنے کے لیے لسانیات میں اسٹائلسٹکس کے ابھرتے ہوئے شعبے کی اہمیت بیان کی اور ادبی کاموں کے تجزیہ میں مورفولوجی، نحو، صوتیات اور سیمنٹکس کے استعمال پر روشنی ڈالی۔ لسانی خصوصیات اور اسالیب پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ادب، اسٹائلسٹکس کے بغیر مکمل نہیں ہوتا کیونکہ یہ جذبات، احساسات اور استعاروں کی وضاحت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسٹائلسٹکس ادب میں زبان کے فنکارانہ استعمال اور بیانیے کی خوبصورتی کو دیکھنے کا فن ہے۔ خیالات، تجربات، یا تخیل کے اظہار کا کوئی ایک طریقہ نہیں ہے اور ہر مصنف کے پاس اظہار کا ایک الگ طریقہ ہوتا ہے۔ انھوں نے ادب میں استعمال ہونے والی زبان کے اسلوب اور لسانی تجزیہ کی خوبصورتی کی وضاحت کے لیے مختلف شعراء کی تخلیقات بھی پیش کیں۔

مہمان خصوصی پروفیسر انور پاشا (جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی) نے نوم چومسکی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ زبان صرف الفاظ پر مشتمل نہیں ہوتی۔ یہ ثقافت، روایت اور کمیونٹی کا ملن ہے۔ انھوں نے کہا ”زبان وقت گزرنے کے ساتھ بدلتی ہے، اور اگر لوگ استعمال نہ کریں تو وہ مر بھی سکتی ہے۔ اگر ہم وقت کے ساتھ زبان، ثقافت، روایت، اقدار اور اسلوب میں تبدیلی کو دیکھیں تو نوطرز مرصع اور باغ و بہار جیسی عظیم ادبی تصانیف کی اہمیت کو سمجھیں گے“۔ پروفیسر انور نے سر سید احمد خاں کے اسلوب اور طرز نگارش پر بھی بات کی۔

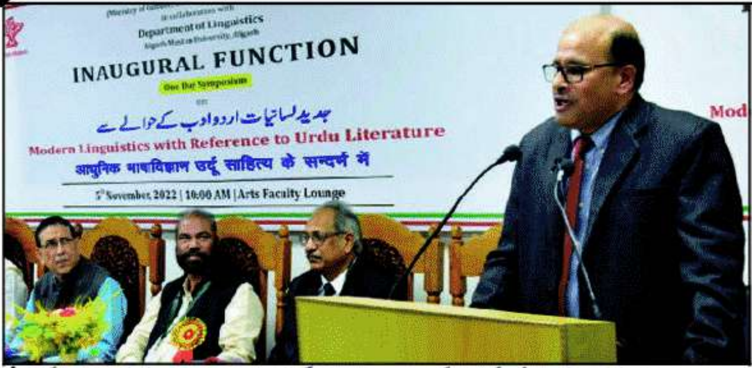

پروگرام کے مہمان خاص پروفیسر صفدر امام قادری (پاٹلی پترا یونیورسٹی، پٹنہ) نے اردو لسانیات اور اسلوب نگاری کے حوالے سے پروفیسر مسعود حسین خان اور پروفیسر مرزا خلیل احمد بیگ کی خدمات پر گفتگو کی۔ انہوں نے اردو ادبی تنقید کی تاریخ کا خاکہ پیش کیا اور رجحان ساز مصنفین کے کردار پر گفتگو کی۔

پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر ایس امتیاز حسنین (ڈین، فیکلٹی آف آرٹس) نے کہا کہ ادب کے حوالے سے لسانیات کے بارے میں کوئی بھی بات لامحالہ ہمیں اسلوب نگاری کی طرف لے جاتی ہے کیونکہ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جو لسانیات اور ادب کا باہمی ربط فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے ایک فرانسیسی اسکالر کے مضمون ’دی کرنٹ اسٹیٹ آف اسٹائلسٹکس‘ اور پروفیسر مرزا خلیل اے بیگ کی کتاب ’تنقید اور اسلوبیاتی تنقید‘ کا خصوصی طور سے ذکر کیا۔

خطبہ استقبالیہ میں پروفیسر ایم جے وارثی (چیئرمین، شعبہ لسانیات، اور سیمینار کوآرڈینیٹر) نے کہا: ”جدیدیت کے دور نے زبان، لسانیات، ادب اور ثقافت کو مرکز توجہ بنایا اور جدید علوم نے ادب کے حوالے سے لسانیات کے مطالعہ کے دروازے کھول دیے ہیں“ انہوں نے کہا کہ اردو ادب کی لسانی اور اسلوبیاتی خصوصیات کا تجزیہ کرنا ضروری ہے کیونکہ اسلوب نگاری اطلاقی لسانیات میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ پروفیسر وارثی نے ادب میں اسٹائلسٹکس کے مطالعہ کے بارے میں جی این لیچ کا حوالہ دیا اور کہا کہ امیر خسرو اردو کے پہلے مصنف تھے جنہوں نے دو لسانیت، کوڈ مکسنگ، اور کوڈ سوئچنگ کی ابتدا کی اور فارسی سے جملے اور محاورے لے کر ’ریختہ گوئی‘ کی روایت کو فروغ دیا۔ پروفیسر وارثی نے مزید کہا کہ اردو کے عظیم ماہر لسانیات مسعود حسین خاں وہ پہلے اسکالر تھے جنہوں نے جدید لسانیات کے تناظر میں اردو ادب کا مطالعہ کیا۔

سمپوزیم میں پروفیسر ابن کنول (دہلی یونیورسٹی، نئی دہلی)، پروفیسر محمد علی جوہر (چیئرمین، شعبہ اردو، اے ایم یو)، پروفیسر خطیب سید مصطفیٰ (سابق چیئرمین، شعبہ لسانیات، اے ایم یو)، پروفیسر ابوبکر عباد (یونیورسٹی آف دہلی)، ڈاکٹر عبدالحیٔ (متھیلا یونیورسٹی، دربھنگہ)، پروفیسر اعجاز محمد شیخ (یونیورسٹی آف کشمیر)، پروفیسر سید محمد انور عالم (جواہر لعل نہرو یونیورسٹی)، مسعود علی بیگ (شعبہ لسانیات، اے ایم یو)، پروفیسر محمد قمر الہدیٰ فریدی (ڈائریکٹر، اردو اکیڈمی، اے ایم یو) اور محمد موسیٰ رضا نے بھی اظہار خیال کیا۔ پروفیسر شبانہ حمید (شعبہ لسانیات، اے ایم یو) نے شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر مہوش محسن اور ڈاکٹر شمیم فاطمہ نے انجام دیے۔